رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۶۲ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۶۲

بیادگار

اعلیٰ حضرت امیر الملت عظیم البرکت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

عالیجناب فیض مآب مولانا الحاج سراج الملت حضرت حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب سجادہ نشین علی پوری دامت برکاتہم

مجددیہ نقشبندیہ

انجمن خدام الصوفیہ کا واحد ترجمان



انوار الصوفیہ

جلد ۵۲ شمارہ ۱۱

بابت ماہ نومبر ۱۹۵۹ء

سالانہ چندہ پانچ روپے

مدیر اعزازی: حضرت صاحبزادہ حافظ حاجی سید انور حسین صاحب علی پوری دام فیضانہٗ

ترسیل زر کا پتہ: الحاج مولانا حاجی مہر عبدالحق مینجر رسالہ انوار الصوفیہ کچی مسجد سیالکوٹ شہر

ششماہی چندہ

ادارہ تحریر: مولانا غلام رسول گوہر، حکیم فضل الٰہی اکمل صدیقی

چوہدری محمد ابراہیم پرنٹر پبلشر نے ایلگا نیڈ پریس بازار کالٹیا نوالہ سے چھپا کر کچی مسجد سیالکوٹ سے شائع کیا

قواعد وضوابط :- علم تصوف کی اشاعت کرنا۔ بزرگان دین کی سوانح عمریاں پیش کرنا (۲) کتاب وسنت فقہ کی روشنی میں مسائل پیش کرنا (۳) عوام کے افعال واعمال اور ان کے اخلاق سدھارنا

ترتیب مضامین

نعت شریف

(از قاضی شمس الدین جموی)

یا خدا جلد دکھا کوئے رسولِ عربی،
آنکھ روضے پہ ہے دل سوئے رسولِ عربی

اے صبا آئی ہے تو آج مدینے سے ضرور
تیری نکہت میں ہے خوشبوئے رسولِ عربی

جس نے دیکھا نہ ہو فردوس بریں میں طوبیٰ
دیکھ لے وہ قدِ دل جوئے رسولِ عربی

جاگ اُٹھے کہیں خوابیدہ مقدر میرا
خواب میں آئے نظر روئے رسولِ عربی

زاہدو تم کو مبارک ہوس خلدِ بریں
ہے مجھے پیشِ نظر کوئے رسولِ عربی

ہوگئیں حضرت آدمؑ کی دعائیں مقبول
جب خیال ان کا ہُوا سوئے رسولِ عربی

دیکھ کر زخمِ دلِ شمس مسیحا بولے
یہ تو ہے کشتۂ ابروئے رسولِ عربی

نعت شریف

وہ آج نور کے پردے میں آ کے بیٹھے ہیں
حجابِ میم سے رُخ کو چھپائے بیٹھے ہیں

تمہاری یاد میں جو دل لگائے بیٹھے ہیں
وہ فکرِ ہر دو جہاں کو بھلائے بیٹھے ہیں

تمہیں جو دیدہ و دل میں بسائے بیٹھے ہیں
وہ اپنے گھر ہی کو جنت بنائے بیٹھے ہیں

غمِ تنہائی میں بھلا ہو قرار و صبر کہاں
شبِ فراق کے صدمے اٹھائے بیٹھے ہیں

الٰہی روضۂ انور کبھی نظر آئے
اسی اشتیاق میں آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں

ہمیں خدا کے لئے ہند سے بلا لیجے
ستم رسیدہ فلک کے ستائے بیٹھے ہیں

خدا کرے کہ کہیں شمسؔ ان میں آئے نظر
درِ حضور پہ لاکھوں جو آئے بیٹھے ہیں،

دورِ حاضرہ کا پردہ مستورات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ صلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالمرسلین رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔ ہر مذہب۔ ہر انجمن۔ ہر مجلس اور ہر سوسائٹی کے قوانین اور دستور ہوتے ہیں۔ اور جو اصحاب اس انجمن اس سوسائٹی یا اس مجلس کے افراد ہوں۔ یا جو اس مذہب میں داخل اور شامل ہونا چاہتے ہوں۔ ان پر ان قواعد وضوابط۔ اس قانون اور دستور کی پابندی لازم اور واجب ہوتی ہے۔ اور جو کوئی فرد ان اصولوں سے ان قوانین سے ان دستوروں کی اتباع نہ کرے۔ اطاعت نہ کرے۔ اور ان کی خلاف ورزی کرے۔ اس کو اس خلاف ورزی اور انحراف کی وجہ سے کوئی عقوبت کوئی سزا۔ کوئی عذاب کوئی سرزنش دی جاتی ہے۔ اور اگر اس کا قصور ناقابل معافی ہو جائے۔ اور اس کی سرکشی اور نافرمانی حد سے تجاوز کر جائے۔ تو اس کو اس جماعت سے اس انجمن یا مجلس سے بالکل خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے وہ اسی جماعت کا پھر فرد نہیں کہلا سکتا۔

(۲) دورِ حاضرہ جس کو آزادی کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ ضرور ایسا ہی زمانہ جس میں کسی کو کسی کے اعمال و افعال میں دخل دینے کا حق نہیں خیال کیا جاتا۔ جو سراسر غلط اور خلاف اصول زندگی ہے۔ ہم جو لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مذہب اسلام کے پیرو ظاہر کرتے ہیں۔ ہمارے لئے بالکل لازم اور ضروری ہے۔ کہ ہم ارکان اسلام ارشادات خدا تعالےٰ جل شانہٗ اور سنت رسول علیہ السلام کے پابند ہوں۔ اور ان پر عمل پیرا ہوں۔ ہماری کردار گفتار۔ رفتار فی الدنیا ایسی ہو جیسی کہ سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین و بزرگان دین صحابہ کرام تابعین۔ تبع تابعین سے ہم کو پہنچتی ہے۔ سب سے اول اصول تو اتباع اسوہ حسنہ اور اطاعت احکام خداوندی اس طریق کے مطابق جیسے کہ سرکار دو عالم علیہ السلام نے تمام انسانوں کی رہنمائی کے لئے پیش کی۔ جب تک وہ نمونہ بھی ہم دنیا کے سامنے پیش نہ کریں۔ ہم میں از سر تا پا نقائص اور اغلاط بھی ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ عز اسمہ و جل شانہٗ نے اپنی کتاب لاجواب اور بے مثال میں بار بار ارشاد فرمایا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ تمہارے لئے بہترین دستور العمل زندگی رسول اللہ علیہ السلام کی پاک طاہر اور مقدس زندگی کا ہے۔ اس کو اپناؤ۔ اس کی اتباع اور پیروی کرو تو تم کو دارین میں فلاح۔ کامرانی اور نجات حاصل ہوگی۔ دوسری جگہ ارشاد اللہ تعالےٰ ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے بھی افضل الانبیاء المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی۔ اور ان کے حکم سے سرمو تجاوز نہ کیا اس نے اللہ تعالےٰ کی کامل اور مکمل اطاعت کی۔ گویا اطاعت اور اتباع۔ افعال۔ اعمال۔ سنت رسول علیہ السلام ہی خدا تعالےٰ کی اطاعت ہے۔ اور جس نے حضور علیہ السلام کی اطاعت یا اتباع سے روگردانی کی۔ اس کو کوئی قبولیت فلاح یا کامرانی یا نجات نہ مل سکے گی۔ چنانچہ حکم ہے

آیت شریف ۔ من یبتغ غیر اسلام دینا فلن یقبل منہ ۔ کیونکہ اسلام (یعنی اسوہ حسنہ رسول علیہ السلام تعمیل احکام خداوندی اس طریق اور طرز سے جس کا نمونہ سرکار دو عالم نے برائے اتباع و اطاعت عالم و عالمیان پیش کیا ۔ اسی طرز عمل کو خدا تعالےٰ نے اسلام کہا اور اسی کو پسند فرمایا ۔ جس نے اس طریق سے روگردانی کی ۔ اس کا کوئی عمل بارگاہ ایزدی میں قابل قبولیت نہیں ہے ۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے ؎ خلاف پیمبر کسے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید اور دوسرے راستہ جانے والوں کے لئے فرمایا ۔ شعر ؎ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی کیں راہ کہ تو مے روی بترکستان است

دوسری جگہ ارشاد باری نہائت پیارے الفاظ میں موجود ہے کہ ہم قرآن پاک سرکار دو عالم علیہ السلام پر تمام عالم کی راہنمائی اور ہدائت کے لئے نازل فرمایا ۔ اسی میں حکم ہے ۔ آئت شریف ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمیٰ ان کے لئے کیا حکم ہے ۔ ایں چہ غم معیشت انجام ای عصیان آسائش زندگی بر ما حرام کردند

شعر ؎ عذاب گونہ گوں کا وہاں سامنا یا ف کر دنیا کا نہ گھر میں چین نہ زندوں کو نہ مردوں کو ہے مدفن میں

اب ناظرین رسالہ قرآن پاک کے پردہ نسواں کی نسبت جو احکام ہیں ۔ اور جو سرکار دو عالم علیہ السلام نے ان پر عمل کر کے فرمایا ہے ۔ پڑھ لیں اور سن لیں اور خود ہی فیصلہ کر لیں ۔ کہ آیا یہ موجودہ پردہ یہ زندق برق والے برقعہ جس میں نسوانیت کی آنکھیں تمام غیر مردوں کو دیکھتی ہیں ۔ اور اپنے گلے اور زینت کان کا مظاہرہ بھی کرتی ہیں کسی حد تک قابل ستائش ہے ۔ اور کس حد تک اس میں درستی اور ترمیم کی بھی ضرورت ہے ۔ قرآن پاک میں مولیٰ کریم نے پوشیدگی ستر اور ذیب زینت اپنی آنکھوں کو نیچی رکھنے کے احکام کے پہلے یہ ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانوں آپ کو جب تم کسی کے گھر جاؤ ۔ خواہ وہ اس میں آبادی ہو یا وہ خالی ۔ تو آپ کو کسی طرح اندر داخل نہ ہونا چاہئے ۔ چنانچہ ارشاد باری تعالےٰ ہے ۔

یاایہا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتیٰ تستانسوا وتسلموا علیٰ اہلہا ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون ۔ فان لم تجدوا فیہا احدا فلا تدخلوہا حتیٰ یوذن لکم وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ہو ازکیٰ لکم واللہ بما تعملون علیم ۔ لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر مسکونۃ فیہا متاع لکم واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون ۔ ترجمہ :۔ اے مومنو اپنے گھروں کے سوا کسی اور گھر میں داخل نہ ہو ۔ جب تک دوسرے گھر کے رہنے والوں سے اجازت نہ حاصل کر لو ۔ اور جب ان کے گھروں میں بعد اجازت داخل ہو ۔ تو ساکنین گھر کو سلام کرو ۔ کیونکہ آپ کے لئے بھی بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۔ اور کسی گھر میں آپ کو کوئی نہ ملے ۔ یا وہاں کوئی موجود نہ ہو ۔ تو اس میں داخل نہ ہو ۔ جب تک کہ تم کو اذن حاصل نہ ہو ۔ اور اگر تم کو کہا جائے کہ تم واپس چلے جاؤ ۔ وہی تمہارے واسطے پاکیزہ ہے ۔ اور اللہ اس چیز کا جاننے والا ہے جو تم کرتے ہو ۔ اس دن داخل ہو تو گناہ ہے

جن میں کوئی نہ رہتا ہو۔ اور ان میں تمہارا سامان ہو۔ اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور چھپاتے ہو۔ اللہ جانتا ہے۔

اس کے بعد پردہ کی آیات اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ یہ قرآن پاک کی اعلےٰ درجہ کی بلاغت اور فصاحت اور مضامین کے تعلقات ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرماتا ہے۔ قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون۔ وقل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبائھن او اٰباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ماملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النساء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتوبوا الی اللہ جمیعًا ایہ المومنون لعلکم تفلحون۔ ترجمہ: اے پیغمبر آپ مسلمانوں کو فرما دو۔ کہ اے مسلمان مردو تمہارے لئے حکم ہے۔ کہ تم اپنی آنکھیں بند کرو۔ اور اپنی شرمگاہ کی محافظت کریں۔ یہ بہت پاکیزہ ہے۔ آپ کے لئے۔ بتحقیق اللہ تعالےٰ خبردار ہے اس چیز سے جو کہ تم کرتے ہو۔ اور ارشاد ہے کہ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مسلمان عورتوں کو فرما دو کہ وہ بند کریں اپنی آنکھیں اور محافظت کریں۔ اپنی شرمگاہ کی۔ اور نہ ظاہر کریں بناؤ سنگار اپنا مگر جو ظاہر ہے اس میں سے اور چاہیے کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں۔ اور اپنا بناؤ سنگار نہ ظاہر کریں۔ مگر واسطے اپنے خاوندوں یا باپوں یا خاوند کے باپوں یا اپنے بہنوں کے خاوندوں سے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے مسلمان مردوں کو اور پھر مسلمان عورتیں۔ اپنی زندگی چلتے پھرتے۔ ہلتے جلتے کس طرح گذارنا چاہیے غیر حاجت والے ہیں۔ مردوں سے یا لڑکوں سے جو عورتوں کی چھپی ہوئی باتوں پر واقف نہیں ہیں۔ اور اپنے پاؤں کو زمین پر اس طرح نہ ماریں۔ کہ ان کی چھپائی ہوئی زینت ظاہر ہو جائے۔ (یعنے پاؤں کے زیور کی جھنکار) اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے توبہ کرو۔ اے مسلمانو سب توبہ کرو۔ تاکہ تم کو فلاح حاصل

یہ تو احکام خداوندی ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونا فرض اولین ہے۔ اور ان پر جس طرح سرکار دو عالم علیہ السلام نے عمل کیا۔ اس کی صرف ایک مثال آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں تاکہ آپ کو علم ہو جائے۔ کہ غیر محرم مردوں سے کہاں تک مستورات کو شرم و حیا اور ستر پوشی کرنا لازم اور واجب ہے۔ ایک دن سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں ایک نابینا صحابی حاضر ہوا۔ تو حضور علیہ السلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو حکم دیا کہ پردہ میں ہو جائیں۔ تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ حضور وہ تو نابینا ہے۔ محبوب خدا سرور عالم علیہ السلام نے۔ وہ تو اندھا ہے۔ مگر تم تو آنکھوں والی ہو۔ اندھی نہیں ہو۔ تم تو اس کو دیکھ سکتی ہو۔ جو قرآن کریم میں منع ہے گویا موجودہ برقعہ جس میں مستورات برقعہ رنگیں پہن کر

اور اس میں اپنی آنکھیں بظاہر پوشیدہ مگر بالکل کھلی نظروں سے تمام غیر محرم مردوں کو دیکھتی ہیں۔ خلاف شریعت اور سنت رسول علیہ السلام ہے۔

سرکار دو عالم علیہ السلام نے پردہ کی نسبت جو حکم حضرت عائشہ صدیقہ کو فرمایا۔ وہ اوپر درج کر دیا گیا ہے اب آپ کی خدمت حضرت پیران پیر سرکار سید حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کی والدہ ماجدہ رضؓ کی حکایت بیان کی جاتی ہے۔

حضرت پیران پیر کے والد بزرگوار سید ابو صالح نے اور ان کی والدہ محترمہ کے والد بزرگوار کا نام محمد عبداللہ صومعی تھا۔ جب حضرت ابو صالح ان کی خدمت میں ایک سیب کی قیمت ادا کرنے ناشپاتی کے لئے حاضر ہوئے تو جناب محمد عبداللہ صومعی نے کہا۔ کہ قیمت تو ہم نہیں لیتے۔ معاف کرتے ہیں۔ مگر ایک شرط پر معاف کرتے ہیں۔ اگر تم (ابو صالح) ہماری ایک دختر بنام فاطمہ سے نکاح کر لو۔ جو آنکھ سے اندھی۔ کان سے بہری اور ہاتھ پاؤں سے لنگی اور لنجی ہے۔ زبان سے گونگی ہے۔ جناب ابو صالح کو بڑی فکر اور تشویش ہوئی۔ بالآخر تسلیم کر ہی لیا۔ جب نکاح ہو گیا۔ جو نہایت ہی خوب صورت نیک خصال تمام اعضا بالکل تندرست والی صاحبزادی ان کے پاس آئی۔ آپ بہت خوف زدہ ہو گئے۔ اور گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ دوسری صبح آپ نے حضرت محمد عبداللہ صاحب سے عرض کی کہ آپ نے میرا امتحان لیا۔ میں خدا کے فضل سے کامیاب ہی رہا ہوں۔ آپ نے ان سے میرا کام کیا ہے آپ نے جواب میں فرمایا کہ اندھی اس لئے ہے کہ اس نے سوائے والدین کے کسی غیر مرد کی شکل نہیں دیکھی۔ لنگی اس وجہ سے ہے کہ اس گھر سے باہر نہیں گئی۔ ہاتھ اس وجہ سے شل ہیں کہ سوائے والدین کے کسی کے جسم کو ہاتھ نہیں لگایا اور بہری یوں ہے کہ کبھی کسی غیر مرد کی کوئی بات نہیں سنی۔ ایسی پاک باطن والدہ سے حضرت غوث الاعظم رضؓ جیسا پھر پیدا ہو۔ یہ تھا پردہ کا حکم نہ کہ آجکل کا برقعہ جو.....

(باقی پھر)

یا صاحب الجمال یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ طیبہ نقشبندیہ مجددیہ نوریہ

اے خدا دارین خیر الوریٰ کا ساتھ ہو
شافع اعظم حبیب کبریا کا ساتھ ہو

حضرت صدیق و سلمان قاسم ذی الاتقا
جعفر صادق امام الاصفیا کا ساتھ ہو

بایزید و بوالحسن بوالقاسم و شاہ بوعلی
یوسف ہمدانی و یوسف نفا کا ساتھ ہو

عبد خالق عجدوانی عارف و محمود کا
اور عزیزان علی حق نما کا ساتھ ہو

حضرت بابا سماسی سید میر کلال
شہ بہاوالدین شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

خواجہ عطار و یعقوب و عبید اللہ ولی
خواجہ زاہد محمد پارسا کا ساتھ ہو

خواجہ درویش و امکنگی محمد مقتدا
حضرت باقی باللہ باخدا کا ساتھ ہو

اور مجدد الف ثانی خواجہ معصوم کا
حجۃ اللہ اور زبیر اولیاء کا ساتھ ہو۔

خواجہ قطب الدین اشرف شہ جمال اللہ ولی
سید علیسی شہ فیض اللہ شاہ کا ساتھ ہو

خواجہ نور محمد بابا تیراہی فقیر!
شہ جماعت علی المقتدا کا ساتھ ہو

مہر ملت غوث اعظم اور قیوم زماں
اُس مجدد عصر صدر اولیا کا ساتھ ہو

عارف کامل ولی و متقی پرہیزگار
شہ محمد حسین شاہ انقیا کا ساتھ ہو

بہر حسنین و علی و سید خیر النساء
روز محشر شافع روز جزا کا ساتھ ہو

اے خدا کرم الٰہی کا بروز حشر بھی
جملہ یاران طریقت کا بروز حشر بھی
نقشبندی سلسلہ کے اولیاء کا ساتھ ہو۔

کمترین غلامان سرکار علی پوری محمد کرم الٰہی

ابو الضیاء غلام رسول گوہر قصوری

تفسیر

معارف القرآن

اس عنوان کے نیچے قرآن پاک کی چند آیات کا ترجمہ اور اس کی عام فہم مختصر مگر ضروری اور مفید تفسیر پیش کی جایا کرے گی۔ رسالہ انوار الصوفیہ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے۔ قارئین کے واسطے یہ عنوان مستقل ہوگا۔ اس ماہ میں ہم مندرجہ ذیل تین آیات سے اس عنوان کا افتتاح کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ہ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ہ لٰكِنِ الَّذِیْنَ
نہ مغالطہ میں ڈالے آپ کو کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا۔ چند روز کا تھوڑا سامان ہے پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ برا بچھونا ہے لیکن

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ہ
جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے واسطے باغات ہیں۔ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ کی مہمانی نیکوں کے واسطے بہتر ہے

(پ ۴ س آل عمران ع ۲)

تفسیر: شانِ نزول اس آیت کا یہ بیان کیا ہے۔ کہ ایمانداروں نے دیکھا کہ کافر مال و دولت کے ساتھ تجارت اور سیر و سیاحت کے واسطے مختلف علاقوں اور شہروں اور ملکوں میں بڑے طمطراق اور فخر و ناز سے چلتے پھرتے ہیں۔ اور عیش و عشرت کے ساتھ کوٹھیوں اور بنگلوں میں پر تکلف اور شان و شوکت سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا اور اس کے رسول کے دشمن ہیں۔ اور ہم ایک خدا کو ماننے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والے عزت اور تنگدستی اور رنج و غم اور فقر و فاقہ میں ہیں کبھی کئی دنوں تک پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہوتی سر چھپانے کے واسطے صرف معمولی جھونپڑیاں اور وہ بھی غنیمت ہیں۔ لباس موٹا اور کھردرا نصیب ہوتا ہے۔ اور اسمیں بھی کئی پیوند ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی تسکین اور حقیقت الامر سے آگاہ کرنے کے واسطے ان آیات کا نزول فرمایا۔ لَا یَغُرَّنَّکَ میں جو کاف ضمیر خطاب کی کا ہے۔ اسمیں مفسرین نے دو توجیہیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ اور اس شبہ کا جواب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار کے ظاہری زرق و برق کو دیکھ کر کسی مغالطہ یا دھوکہ میں آجانا ناممکن ہے۔ یہ دیا ہے۔ کہ خطاب آپ کو ہے۔ اور مراد امت ہے۔ اور دوسری توجیہہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک کو الگ الگ خطاب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے انسان ان کافروں کا تقلب یعنی

ان کا مال و دولت کے ساتھ پھرنا اور ان کا تعیش اور ان کی سرمایہ داری تمہیں کہیں اس وہم و گمان میں نہ ڈالدے کہ ہم سے تو وہ اچھے ہیں۔ اس لئے کہ تم ان کافروں اور مشرکوں کے پاس جو تم دنیائے دوں کا ساز و سامان دیکھ رہے ہو یہ صرف چند روزہ فانی زندگی گذارنے کا معمولی اور تھوڑا سا سامان ہے۔ اور جو مدارج اور نعمتیں تمہارے واسطے آخرت میں تیار کی ہیں۔ وہ باقی اور ابدی اور بے انتہا ہیں ان کے مقابلہ میں یہ دنیوی سامان اور مادی نعمتیں جو مراد تفسیرات کثیرہ ہیں ہیچ ہیں۔ ان نعمتوں اور چیزوں کو آخرت کی نعمتوں کے ساتھ جو مسلمانوں اور متقین کے واسطے ہیں۔ وہ نسبت بھی نہیں جو ذرہ کو آفتاب اور قطرے کو سمندر سے ہے۔ حضور نبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع (مشکوٰۃ) قسم ہے اللہ کی نہیں دنیا آخرت کے مقابلے میں مگر مثل اسکے کہ کرے کوئی تم میں سے اپنی انگلی دریا میں پھر وہ دیکھے۔ کہ اس کو کتنا پانی لگا ہے۔ یعنے دنیا و مافیہا کی آخرت و مافیہا کے ساتھ وہی نسبت ہے۔ جو اس انگلی کے پانی کو سمندر کے پانی کے ساتھ ہے۔ نیز فرمایا۔ الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر (مشکوٰۃ) دنیا مومن کے واسطے جیل خانہ اور کافر کے واسطے جنت ہے۔ اس لئے کہ مسلمان اگرچہ دنیا میں مرفہ الحال اور بڑا امیر کبیر ہو۔ لیکن آخرت کے مقابلے میں یہ کچھ بھی نہیں اور کافر اگرچہ تنگدست اور بڑا غریب ہو پھر بھی آخرت کے عذاب کے مقابلے میں آرام میں ہے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منھا شربۃ (مشکوٰۃ) اگر دنیا اللہ تعالٰے کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس سے ایک گھونٹ بھی نصیب نہ ہوتا دنیا کی جملہ اشیا کو متاع قلیل فرما کر اپنے مقربین اور برگزیدہ بندوں کو مطمئن کر دیا ہے۔ کہ اس کی تمنا اور پھر اس کا حصول و وجود تمہارے کمالات سے نہیں ہے تمہاری فوقیت اور برتری اور تمہاری فضیلت اور عظمت تو اس سے متنفر اور بیزار ہیں۔ اور نگاہ اٹھا کر بھی اس کو نہیں دیکھتے حضور نبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا الدنیا دار من لا دار لہ ومال من لا مال لہ ولھا یجمع من لا عقل لہ (مشکوٰۃ) دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں اور اس شخص کا مال ہے جس کا مال نہیں اور اس کو وہی اکٹھا کرتا ہے جس کو عقل نہیں۔ یعنے جس کا حصہ آخرت میں نہیں۔ وہی اس کا طالب ہوتا ہے۔ اور وہی اسکو جمع کرتا ہے۔ اور جس کو اللہ تعالٰے اپنے قرب و ولایت کے ساتھ نوازتے ہیں۔ اور جس کو عقل و شعور عطا کرتے ہیں۔ اور اپنی صحبت اور دوستی کے مال سے مالا مال کرتے ہیں۔ بھلا وہ اس ازیں دنیا کو کیوں چاہے۔ خوش نصیب ہیں وہ نفوس جنہوں نے دنیا اور آخرت کو جان لیا، علماء باطن فرماتے ہیں جس نے دنیا کو پہچانا وہ اس سے بیزار ہوا۔ اور جس نے آخرت کو پہچانا وہ اس کی طرف راغب ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کونوا ابناء الاخرۃ ولا تکونوا ابناء الدنیا (مشکوٰۃ) تم آخرت والے بنو دنیا والے نہ بنو۔ آخرت کا نقصان نقصان عظیم ہے جس کی

خلافی ہرگز نہیں ہو سکے گی یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالٰی کے اولیاء کسی حال میں بھی آخرت کا نقصان نہیں کرتے حقیقت میں خاسرین نقصان اٹھانے والے وہی لوگ ہیں۔ جو کلی طور پر دنیا کی طرف جھک گئے اور آخرت کی طرف سے غافل ہو گئے۔ اولیاء اللہ اور مقبولان بارگاہ سرمدی کا حال یہ ہے۔ کہ اگر بعض وقت انہیں دین کی خاطر دنیا کا نقصان بھی اٹھانا پڑے تو وہ گھبراتے نہیں بلکہ قطعاً اس کی پرواہ نہیں کرتے ان کی نظر میں جب دنیا ایک ناخن یا ایک ذرے کے برابر ہے۔ تو اس کا نقصان بھی ان کے نزدیک یہی مثال رکھتا ہے کفار کا انجام دنیا کے عیش و آرام کے بعد کیا بتایا؟ جہنم جو برا ٹھکانا ہے سوچنے کا مقام ہے۔ جس چیز کا انجام عذاب ابدی ہو۔ وہ اگر ہفت اقلیم کی بادشاہت بھی ہے۔ تو نعمت نہیں۔ نعمت وہی ہے جس کا اول و آخر راحت و آرام کا موجب ہو۔ جیسے کہ ماکولات و مشروبات سے بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ ڈاکٹر اور اطباء ان کے استعمال سے منع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ ذائقہ اور رنگ و بو اور بعض عارضی منفعت کے اعتبار سے بڑی اچھی اور بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اور طبیب حاذق کی دوربین نگاہ میں چونکہ وہ انجام کے لحاظ سے خطرناک اور مضر ہے۔ اس واسطے وہ اس سے روک دیتا ہے۔ اسی طرح دنیا کی فراوانی اور بہتات خدا اور اس کے رسول کے نزدیک غفلت اور فراموشی از حق کا سبب بن سکتی ہے اس واسطے خدا اور رسول نے بندوں کو اس کے قرب اور صحبت اور دل بستگی سے منع فرما دیا۔ چونکہ دنیا میں رہ کر اس سے مفر بھی نہیں ہے۔ اس لئے بقدر حاجت اور ضرورت اس میں مشغول ہونے کی اجازت بھی دیدی اور وہ مشغولی دین میں شمار کر کے اس پر اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا۔ کفار کا ذکر فرما کر اس کے مقابلے میں ان لوگوں کا ذکر فرمایا جو متقین ہیں۔ کہ ان کے واسطے بڑے خوشنما اور خوبصورت باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جنت کی نعمتیں متقین کے واسطے اللہ تعالٰی کی طرف سے نزول یعنی مہمانی ہو گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے پاس نیکوں کے واسطے جو چیز بھی ہے وہ بہت اچھی ہے۔ متقین ان ایمانداروں کو کہتے ہیں۔ جو شریعت کے تمام احوال و اقوال اور احکام و مسائل میں اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کے کامل فرمانبردار ہیں۔ یہاں تک کہ گناہ اور نافرمانی سے ان کو نہایت نفرت اور بیزاری ہوتی ہے۔ گویا شریعت بمنزلہ ان کی طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے۔ یہی صفت ہے۔ گویا متقین اولیاء اللہ کا دوسرا نام ہے جو ان کی صفت کا مظہر ہے۔ یہ کہہ کر کہ متقین جنت میں اللہ تعالٰی کے مہمان ہوں گے۔ ان کے درجے کی رفعت اور مرتبے کے علو کو واضح فرمایا کہ جب دنیا دار یہاں عالم دنیا میں کسی دنیا کے معمولی بادشاہ کا مہمان ہو کر بڑا فخر و ناز کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے نزدیک وہ بڑا مکرم و محترم ہوتا ہے کہ بڑا شاہی مہمان ہے۔ تو کیا حال اور کیا شان اس شخص کی ہے جو احکم الحاکمین اور شہنشاہ حقیقی کا مہمان ہو گا۔ اور یہ بھی یاد رکھیں۔ جن کو رب العالمین کے مہمان خانہ میں مہمان ہونے کا شرف مل گیا پھر وہ دنیا میں کسی بادشاہ کے مہمان خانہ کے ہرگز محتاج نہیں ہوتے۔

چنانچہ میرے آقا و مالک حضرت امیر ملت سرکار علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک حج کے موقع میں ابن سعود نے لکھا کہ

مہمان ہونے کی بہتیری کوشش کی۔ تو حضور نے یہ کہکر کہ فقیر اور امیر کا کیا واسطہ اس کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا۔ نقیب سے مراد اللہ تعالےٰ کا شاہی مہمان ہے۔ یعنے جو اس کا مہمان ہے۔ وہ ابن مسعود کی مہمانی کا بھوکا نہیں۔ آخر دعوانا ان الحمدُ للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین۔

نعت شریف

از برکات سید الاصفیا علامہ حضرت مولانا عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ یکے از سلسلہ مذہبیہ نقشبندیہ

نرگس اندر باغ حیراں از نگاہِ مستِ تو
مست آہو در بیاباں از نگاہِ مستِ تو

گل کند چاکِ گریباں از نگاہِ مستِ تو
خار دارد گل بداماں از نگاہِ مستِ تو

غمزۂ جادوئے تو بیک تیراں قتال
کار خنجر کرد پنہاں از نگاہِ مستِ تو

با ہزاراں حسن و خوبی دامنِ گل در چمن
چاک گشتہ تا گریباں از نگاہِ مستِ تو

گل منم بلبل منم پیش تو اے رشک چمن
گاہ نالاں گاہ حیراں از نگاہِ مستِ تو

جامہ نیلی کرد سوسن لالہ زرد در سینہ داغ
کاکل سنبل پریشاں از نگاہِ مستِ تو

قمریاں کوکو نمایا عندلیباں صد ہزار
در فراق یار نالاں از نگاہِ مستِ تو

حال جامی را چہ پرسی تیر خوردہ در جگر
گاہ افتاں گاہ خیزاں از نگاہِ مستِ تو

حاصل مطالعہ — ابوالضیاء غلام رسول گوہر قصور

بزرگانِ دین کے اقوالِ زرّیں

عارف وہ ہے جس کا دل مدح اور مذمت میں یکساں ہو۔ نہ مذمت سے اس کو رنج ہو اور نہ مدح سے اس کو خوشی ہو۔ دنیا شیطان کی بیٹی ہے۔ جس کے دل میں اس کی جگہ ہے۔ وہ عبادت میں ہرگز حلاوت اور لذت نہیں پا سکتا۔ ذکر لسانی ذکر قلبی تک جو اللہ کی قدرت میں غور کرنے کا نام ہے پہنچاتا ہے۔ اور ذکر قلبی مقام روح تک پہنچاتا ہے۔ جب آدمی وہاں پہنچ جاتا ہے۔ تو حقائق الاشیاء اس سے چھپی نہیں رہتیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ان حکمتوں کا وہ مشاہدہ کرتا ہے۔ جو اس کی مخلوق سے متعلق ہیں۔ خدا تک پہنچنے کی راہیں اگرچہ مخلوق کی سانسوں کے برابر ہیں۔ لیکن سب سے عمدہ اور قریب ترراہ جس پر کوئی چل کر خدا تعالیٰ تک پہنچ جائے۔ وہ پیری مریدی کی راہ ہے۔ پیر جو اپنے مرید میں تصرف کرتا ہے وہ ــــ سے کرتا ہے کبھی وہ محبت اور شفقت سے اس کو اپنے قریب بٹھاتا ہے۔ اور کبھی سختی سے اس کو نکال دیتا ہے۔ تاکہ وہ پاک ہو جائے اور رب تعالیٰ تک پہنچ جائے اولیاء اللہ کی نظر شفا اور ان کا کلام دوا ہے۔ مرید صادق وہ ہے۔ کہ کم از کم بیس ۲۰ برس تک اس کے بائیں جانب کے فرشتے اس کے اعمالنامہ میں گناہ نہ لکھیں۔

نماز

(۱) نماز کیا ہے؟ دنیا کے کاموں کی طرف سے دل کو ہٹا کر رب کی بارگاہ میں دل لگانے کا نام نماز ہے۔ کافر دل کو دربار میں حاضر نہ ہونے کا افسوس ہوتا ہے۔ مگر خدائے تعالیٰ کے دربار کی غیر حاضری کا افسوس نہیں ہوتا۔

(۲) نماز کے فکر کا نام نماز ہے۔ یعنی کوئی شخص کسی کام میں لگا ہے۔ مگر دل اس کا نماز میں ہے۔ مثلاً کبھی گھڑیال کو دیکھتا ہے۔ کبھی سورج کو دیکھتا ہے۔ کبھی کسی سے پوچھتا ہے۔ کہ کیا وقت ہے۔ تاکہ میری نماز کا وقت تنگ نہ ہو جائے۔ جب تک ایسی فکر نہ پیدا ہو جائے تو وہ نماز ایک عادت و رسم ہے۔ جو پوری کر دیتے۔ خدائے تعالیٰ وہ فکر نصیب کرے۔ آمین

(۳) نماز فرض ہوئی معراج کی رات میں۔ جب حضورؐ اللہ پاک کے حضور میں تھے۔ پچاس نمازیں حضورؐ کی اُمت کو پڑھنے کا بارگاہ ایزدی سے حکم ہوا۔ حضورؐ کی جب حضرت موسیٰؑ سے آسمانوں پر ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کتنی نمازیں فرض ہوئیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پچاس۔ موسیٰؑ نے عرض کیا کہ آپ کی اُمت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکتی آپ بارگاہ ایزدی میں جاکر نمازیں کم کرائیے۔ اس بناء پر حضورؐ نے واپس ہو کر نمازیں کم کرنے کی استدعا بارگاہ خداوندی میں پیش فرمائی۔ حکم ہوا پانچ نمازیں کم کی جاتی ہیں۔ اب (۴۵) نمازیں رہ گئیں۔ حضورؐ واپس ہوئے پھر حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی انہوں نے عرض کیا۔ کہ آپ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکتی پھر جائیے اور نمازیں کم کرائیے۔ پھر حضور واپس تشریف لے گئے۔ حکم کہ پانچ نمازیں اور کم کردیئے گئے۔ اب چالیس نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسیٰؑ کے بار بار عرض کرنے پر آپ واپس تشریف لے جاتے رہے اور نمازیں ہر مرتبہ پانچ پانچ کم ہوتی گئیں۔ اور پانچ ہی باقی رہ گئیں۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ آپ کے غلاموں سے پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھی جاسکیں گی۔ جائیے اس میں سے بھی کم کرائیے۔ آپ کے دل کو سخت صدمہ پہنچا اور فرمایا کہ اس سے کیا کم کراؤں۔ میرے غلام اگر پچاس نمازیں پڑھتے تو اُن کو جنت میں کتنے درجے اور مرتبے ملتے۔ خیال کیا کہ دوسرے پیغمبروں کی امتوں کو جنت میں درجے اور مرتبے مل جائیں گے۔ میری امت محروم رہ جائے گی۔ اس خیال کا دل میں آنا ہی تھا۔ کہ حضرت جبرائیل تشریف لائے اور فرمایا خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ آپ کیوں گھبراتے ہیں۔ جاؤ آپ کے غلاموں سے جو پانچ نمازیں پڑھا کرے گا۔ اُس کو پچاس نمازوں کا ہی ثواب دیا جائے گا۔ ایک ایک نماز کے بدلے دس دس کا ثواب دیں گے۔

یہ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ پانچ نمازیں پڑھ کر بھی پچاس نمازوں کا ثواب نہیں لیتے۔

(۴) قرآن شریف۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ نماز پڑھا کرو اور مشرک نہ ہو۔ خدائے تعالےٰ نماز نہ پڑھنے والے کو مشرک فرمایا۔

(۵) میرے اُستاد کی (خدائے تعالےٰ مغفرت فرمائے) ایک سو بیس برس کی عمر تھی۔ فرماتے تھے۔ کہ وہ اپنے پیرو مُرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نوعم کے مغل تھے۔ پوچھا کہ صاحبزادہ کتنی نمازیں پڑھا کرتے ہو۔ عرض کی کہ پانچ اُنہوں نے فرمایا کہ میں امتی ہو کر بھی پانچ اور تم سید آل رسولؐ ہو کر بھی پانچ۔ صاحبزادہ تم سات نمازیں پڑھا کرو۔ یعنے تہجد اور اشراق۔ آپ فرماتے تھے کہ جس وقت حضرت پیرو مرشدؒ نے فرمایا تھا۔ اُس وقت سے اب تک یعنے سو برس تک کی مدت گذر گئی۔ اس سو برس میں سات وقتوں کی نمازوں میں سے میری ایک وقت کی نماز بھی قضاء نہیں ہوئی۔ یہ ہے نماز۔

(۶) حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جس نے دیدہ و دانستہ ایک نماز بھی چھوڑدی وہ کافر ہو گیا۔

(۷) ایک دن ایک بزرگ کو شیطان نے کہا میں نے تو ایک سجدہ نہ کیا تھا۔ ملعون بن گیا جو لوگ ایک دن میں پانچوں وقت کی نماز کے سجدوں کی نافرمانی کرتے ہیں۔ وہ کس درجہ کے ملعون ہوں گے۔

(۸) حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ کہ آپ جا رہے تھے۔ خنزیر کو دیکھا کہ ایک کو۔نے میں منہ چھپائے بیٹھا ہے پوچھا کہ کیوں یہاں چھپ کے بیٹھا ہے جواب دیا کہ اس واسطے بیٹھا ہوں کہ بے نمازی کا چہرہ نظر نہ آئے۔ گویا بے نماز کا چہرہ دیکھنے سے خنزیر بھی پرہیز کرتا ہے۔ اور نفرت کرتا ہے۔

(۹) نماز کیسی پڑھنی چاہیئے۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ۔ دل میں بچے انڈے نکال رہا ہو۔ اور ظاہر میں نماز کے ارکان ادا کئے جا رہے ہیں تو ایسی نماز کا کوئی فائدہ نہیں۔ مولانا روم رح نے مثنوی شریف فرمایا ہے کہ

؎ برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر — ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

(۱۰) ایک بادشاہ کے پاس ایک شخص ایک لونڈی لے گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو محلات میں داخل کر دیا جائے۔ جب رات کو بادشاہ محلات میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لونڈی کے دونوں کان اور ناک کٹی ہوئی ہے۔ لونڈی لانے والے شخص پر بہت غصہ ہوا فرمایا کہ اس نے یہ مسخری کی۔ کہ بادشاہ کے پاس ناک کان کٹی ہوئی لونڈی لایا اُس کو سزا دی جائے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ مطلب یہ کہ اللہ پاک کے بارگاہ میں ہم کو کیسی نماز پیش کرنا چاہیئے اگر مثل کان ناک کٹی ہوئی لونڈی کے یعنے ایسی نماز جس کے کان ناک کٹے ہوں۔ گے پیش کی جائے تو رب العالمین احکم الحاکمین ایسی نماز پڑھنے والے کو سزا دیں گے۔

(۱۱) حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جس کی نماز میں حضور قلب نہ ہو۔ وہ نماز اس کے منہ پر ماری جائے گی۔

(۱۲) یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ خدائے تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن تم کو تمہارے مال اور بیٹے نفع نہیں دیں گے۔ جو شخص قلب سلیم لے کر ہماری بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ تو وہ اس کو نفع دے گا سلیم عربی میں فال کے طور پر اُس شخص کو کہتے جس کو سانپ نے کاٹا ہو۔ بعض مفسروں نے قلب سلیم کے یہ معنی لکھے ہیں۔ کہ جس کو اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی محبت کے سانپ نے کاٹا ہو۔ یعنے جس دل میں اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی محبت ہوگی۔ وہ دل نفع دے گا۔ مگر عام مفسروں نے جو اس کے معنی لکھے ہیں۔ وہ یہ کہ بارگاہ الہٰی میں دل صحیح و سالم لائے گا۔ تو نفع دے گا۔ بیمار دل نفع نہ دے گا۔ اس آیت شریف سے ثابت ہوا کہ دل دو قسم کا ہے۔ ایک

بیمار دل۔ دوسرا تندرست دل۔ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ قیامت کے دن بیمار دل نفع نہیں دیگا۔ تندرست دل نفع دے گا۔ بیمار دل کیسے ہوتا ہے۔ اس کے معنی سمجھ لو۔ جتنے دل دنیا میں ہیں ہر ایک میں تین بیماریاں موجود ہیں۔ الا ماشاء اللہ ایک بیماری حدیث نفس کی ہے۔ دوسری بیماری کا نام خطرات تیسری بیماری کا نام انتقاش صور محسوسات۔ حدیث نفس کی بیماری کیا ہے۔ ایک شخص شیخ چلی نماز پڑھ رہا تھا اس کے پاس اس کے جیب میں دو پیسے تھے۔ نماز پڑھتے پڑھتے اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ ان دو پیسوں کے دو انڈے خرید لوں۔ دو انڈوں کے دو مرغیاں ہوں گی۔ وہ بچے دے گی۔ ان کی بہت مرغیاں جمع ہو جائیں گی۔ ان مرغیوں کو بیچ کر بکری خرید لوں گا۔ وہ دو بچے دے گی اسی طرح جب بہت ساری بکریوں کا گلہ جمع ہو جائے گا۔ تو ان کو بیچ کر نکاح کروں گا۔ نکاح کے بعد میرے گھر میں دو لڑکے پیدا ہوں گے۔ بڑے کا نام عبداللہ چھوٹے کا نام عبدالرحمان رکھوں گا۔ عبداللہ کو عربی کا علم پڑھاؤں گا۔ مولوی فاضل کا امتحان پاس کراؤں گا۔ وہ عربی لباس پہنا کرے گا۔ جب گھر میں آیا کرے گا۔ تو السلام علیکم کہے گا۔ اور عبدالرحمان کو انگریزی پڑھاؤں گا۔ وہ ایم اے پاس کرے گا۔ اور اس کے بعد وہ گھر آیا کرے گا۔ تو بوٹ سوٹ پہنا کرے گا۔ اور کہا کرے گا۔ گڈ مارننگ۔ اس خیال میں تھا کہ شیخ چلی کو ہنسی آ گئی۔ پاس دوسرا کوئی نمازی کھڑا تھا۔ اس نے کہا کہ تمہاری نماز ٹوٹ گئی ہنسی آنے سے شیخ چلی نے کہا کہ نماز کیا ٹوٹی میرا تو گھر بار اجڑ گیا۔ اب تم حیران ہو گے کہ وہ شیخ چلی کون تھا۔ بغور دیکھا جائے تو ہم سب شیخ چلی ہیں۔ اور ہمارا سب کا یہی حال ہے شیخ چلی ایک نہیں بلکہ دو تھے۔ ایک تو الحمد للہ رب العالمین پڑھے۔ دوسرا شیخ چلی انڈے بچے نکلوا رہا تھا۔ ایک ہی وقت میں ایک شخص دو کام کر رہا ہے جب تک وہ شیخ چلی بچے انڈے نکلوانے والا نہ مر جائے کوئی نماز کامل نہیں ہو سکتی۔ دیکھو قرآن شریف خدائے تعالےٰ فرماتے ہیں۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

جس کا نام شیخ چلی رکھا ہے۔ اس کا نام قرآن شریف میں خناس رکھا ہے۔ خناس کی وسوسوں کی شرارت سے جو وسوسہ ڈالتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے مجھے پناہ دے۔ شیخ چلی نماز اور حقیقی نماز میں کتنا فرق ہے۔ میرے حضرت پیر و مرشد رح کے خلیفوں کے خلیفہ حضرت عبدالسمیع صاحب رح جو اترولی ضلع علیگڑھ میں تشریف فرما تھے انہوں نے ایک مثنوی تحفۃ العاشقین لکھی ہے۔ اسمیں وہ لکھتے ہیں۔

اُن کی دو رکعت نیری دو صد ہزار
بلکہ اس سے بہتر ہیں اے نابکار

اور فرماتے ہیں تو دو لاکھ رکعت نماز پڑھے اور مقبول خدا دو رکعت پڑھے تو ان کی دو رکعتیں تیری دو لاکھ رکعتوں سے بہتر کیونکہ ان کی نماز حقیقی نماز ہوگی۔ تمہاری نماز شیخ چلی والی نماز ہوگی۔ اب حقیقی نماز کیسے نصیب ہو۔ (باقی آئندہ)

نیل المرام فی ذکر المولد والقیام

مجلس میلاد شریف کے منعقد کرنے اور قیام کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کے ثبوت میں حضرات علمائے اہل سنت وجماعت کے سینکڑوں رسالے۔ ہزاروں مضامین، بیشمار تقریریں موجود ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی اپنی مجالس وعظ میں منکرین کے اوہام و شکوک قلع قمع فرماتے رہتے ہیں۔ ضرورت نہیں تھی کہ مجھ جیسا بے بضاعت بھی اسکے متعلق کچھ عرض کرے۔ لیکن چونکہ تمام رسالے ہر جگہ نہیں پہنچا کرتے ہیں جیسا کہ ظاہر ہے اور خصوصاً اس امرتسر میں تو وہ عجیب حالت ہے کہ سنی اپنے عقائد سے ناواقف ہیں۔ انہیں چھوٹے چھوٹے مسئلے یاد نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مذہب والے ان سنیوں کا شکار کرنے کے عادی ہو گئے ہیں کہیں وہابیوں کے جال میں پھنس گئے کہیں دیوبندیوں کے۔ کہیں قادیانیوں کے۔ کہیں چکڑالویوں کے۔ افسوس صد افسوس احباب نے اصرار فرمایا کہ "تبلیغ الاحناف میلاد نمبر" میں ایک مضمون یہ بھی ہونا چاہیئے تاکہ اہل امرتسر کا ہر فرد اپنے اس عقیدہ اور اس کے دلائل سے واقف ہو جائے۔ فبعونہ وتوفیقہ اشرع

مجلس میلاد شریف کی حقیقت

(۱) سال کے تین سو ساٹھ دنوں میں کسی دن یا اس دن کو پہلے سے معین کر کے یا بارھویں تاریخ ربیع الاول میں جو خود یوم معین ہے۔ (۲) فرش وغیرہ زینتوں سے مزین کر کے۔ (۳) لوگوں کو بلا کے۔ (۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات، قرآن و حدیث سے سنانا نور مبارک کی تخلیق کے وقت سے ولادت تک کے صحیح حالات ذکر کرنا (۵) ذکر ولادت ختم ہونے کے بعد ذوق شوق میں کھڑے ہو کر درود وسلام عرض کرنا۔ (۶) اختتام مجلس کے بعد جس کو جو میسر ہو کھانا۔ شیرینی تقسیم کرنا یہ ہے میلاد شریف کی محفل کی حقیقت

اب میں اس کے ہر ہر جزو کو تفصیل کے ساتھ دلائل سے ثابت کروں۔ امید ہے کہ منکرین تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار کے انصاف کی عینک لگا کر ملاحظہ فرمائیں گے۔ اگر سمجھ میں آ جائے تو تسلیم

کریں اور خدا کے یہاں اجر و ثواب کے مستحق بنیں

مولیٰ تبارک و تعالیٰ جب کسی کو کسی دن کوئی نعمت عطا فرمائیے۔ یا کسی بڑی مصیبت سے نجات دے تو اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ واشکروالی ولا تکفرون۔ اے پیارے اپنے رب کی نعمت کا شکریہ عطا فرماؤ۔ اے مسلمانوں خدا کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرو۔ اور کفران نعمت نہ کرو مسلمانوں کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود سے بڑھ کر کونسی نعمت ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جس کو پروردگار عالم خاص طور سے مقام احسان میں ذکر فرماتا ہے۔ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم۔ البتہ تحقیق احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے رسول کو مبعوث فرمایا یہ وہ نعمت ہے کہ جس نعمت کے وسیلہ و واسطہ سے خدا کے یہاں سے ہر نعمت ملتی ہے۔ حضور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں انما انا قاسم واللہ یعطی (متفق علیہ) پروردگار عطا فرماتا ہے۔ اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ صاحب مواہب لدنیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ما من نعمۃ الا وھی مقسومۃ علی یدیہ صلی اللہ وسلم جس کو جو نعمت ملتی ہے۔ وہ حضور کے ہاتھوں سے تقسیم ہوتی ہے۔

علامہ صدر الدین بن عمر شافعی فرماتے ہیں۔ وای نعمۃ اعظم من النعمۃ ببروز ھذا النبی الکریم نبی الرحمۃ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے بڑھ کر مسلمان کے لئے کونسی بڑی نعمت ہے۔ اللہ کے نیک بندے ہر دم ہر آن دن رات خدا کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور کبھی کبھی کوئی مجلس مقرر کرکے ایک جماعت کے روبرو خدا کی اس نعمت کا ذکر کیا جاتا ہے شکر ادا کرتے ہیں۔

(۱) بعض کوتاہ فہم قرآن و حدیث سے ناواقف اگرچہ فہم حدیث کا دعویٰ کریں۔ کہتے ہیں کہ دن مقرر کرنا کہاں سے ثابت ہے۔ گذارش یہ ہے کہ یہ دن مقرر کرنا اگر آپ کے نزدیک ناجائز ہے۔ تو لڑکے لڑکی کی منگنی کرنے کے لئے کیوں دن مقرر کیا جاتا ہے۔ بیاہ شادی کا کیوں دن مقرر کیا جاتا ہے سفر جانے کے واسطے کیوں دن مقرر ہوتا ہے دوست و احباب کی دعوت کے لئے کیوں مقرر ہوتا ہے۔ اور جانے دیجئے یہ اپنے مولویوں کا وعظ سننے کے لئے کیوں دن

مقرر کیا جاتا ہے۔ فرمائیے جناب اگر دن مقرر کرنا حرام ہے تو منگنی بھی حرام، بیاہ شادی بھی حرام سفر کرنا بھی حرام، دوستوں کو دعوت اڑانا بھی حرام، تمہارے مولویوں کا وعظ کہنا بھی حرام اور تمہارا سننا بھی حرام، مگر نہیں ان سب کاموں کے لئے دن مقرر کرنا جائز۔ حضور کے ذکر کے لئے دن مقرر کرنا حرام پتھر پڑیں ایسی سمجھ پر۔

اب ایک حدیث پیش کردوں جس سے تعیین یوم ثابت ہو اور منکرین جماعت کے منہ کو بند کردے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کرنے لگی کہ حضور آدمی آپ کا وعظ سنتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی کوئی دن مقرر فرما دیجئے کہ آپ احکام کی تعلیم فرما دیں۔ حضور نے فرمایا اجتمعن فی یوم کذا وکذا فی مکان کذا وکذا فلاں دن فلاں مقام پر سب جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ سب عورتیں جمع ہوئیں اور حضور تشریف لے گئے اور وعظ فرمایا۔ (رواہ البخاری ھذا حدیث طویل)

ملا علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

حضور نے ان کے لئے ایک وقت مقرر فرمایا اور ایک جگہ مقرر فرمائی۔ حدیث سے ثابت ہوا کہ مجلس وعظ وذکر کے لئے دن مقرر کرنا کوئی حرج نہیں بلکہ یہ تعین یوم ومکان حضور کی سنت ہے۔ اس سنت پر عمل کرتے ہوئے ہم بھی حضور کے ذکر کے لئے دن مقرر کر لیتے ہیں۔ اور انسان یہ خود غور کر سکتا ہے کہ دنیا کا کام ہو یا دین کا بغیر وقت مقرر کئے ہوئے کام ہی نہیں چلتا۔ علی اصح الروایات، بارہویں ربیع الاول تو خدا کا مقرر کردہ دن ہے نہ ہمارا۔ تو اس یوم معین میں بارہویں کو مجلس میلاد منعقد کرنا اصلاً کوئی قباحت نہیں رکھتا۔

(۲) فرش وغیرہ زینتوں سے مزین کرنا بھی کوئی حرام نہیں۔ خدا تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق۔ حضور فرما دیجئے کہ کون ہے جو اس زینت کو حرام سمجھے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی اور عمدہ کھانے کو۔ آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ زینت دینا اسباب زینت کا استعمال کرنا حرام نہیں تو حضور کی ولادت کی خوشی میں مجلس کو زینت دینا کیوں حرام ہو جائے گا۔ اور اگر زینت دینا حرام ہے۔ تو اپنے مکانوں کو کیوں

زینت دینے ہو۔ چاہیئے کہ اچھے اچھے کپڑے اتار کر ٹاٹ لپیٹو۔ مکانوں میں سڑکوں اور گلیوں سے کوڑا کرکٹ لاکر چارپائیوں پر بچھایا کرو۔

(۳) اللہ تعالےٰ کے ذکر اور حضور کے فضائل کے سنانے کے لئے لوگوں کا بلانا بھی جائز ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ اس سے اچھی کس کی بات ہے۔ جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلا دے۔ معلوم ہوا کہ نیک بات سنانے کے لئے لوگوں کا بلانا خدا کے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ اگر لوگوں کا بلانا حرام ہے۔ تو جناب یہ وعظ اور دیگر امور کے واسطے کیوں منادی کرائی جاتی ہے۔ یہ اشتہاروں میں چھاپ چھاپ لوگوں کو کیوں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ایڈ شریف لاؤ فلاں علامہ کا بیان ہے۔ فلاں پہلوان اچھلے کودے گا۔ فلاں شیر پنجے چلائے گا۔ مگر یہ اپنے لئے سب جائز۔ حضور کے ذکر کے لئے بلانا حرام ہے۔ استغفر اللہ تعالےٰ۔

(۴) حضور کے فضائل و کمالات کا ذکر کرنا ابتدائے تخلیق نور سے ولادت تک کے صحیح حالات کا ذکر کرنا قرآن و حدیث اس سے مالامال ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضور کے فضائل بیان کئے۔ اپنی پیدائش کے تمام واقعات بیان فرمائے۔ حدیثیں اس کی شاہد ہیں۔ غالباً اس سے کسی کو انکار نہیں۔

(۵) درود و سلام عرض کرنا خدا کا حکم ہے۔ ارشاد ہوتا ہے یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ کھڑے ہو کر ہی عرض کیا جائے لیکن کوئی اس کھڑے ہونے کو ضروری جانتا ہے۔ ہاں یہ خیال رہے کہ جس میں عظمت زیادہ ہو وہ اختیار کرے۔ خدا فرماتا ہے وتعزروہ وتوقروہ حضور کی خوب توقیر کرنا چاہیئے اور خوب تعظیم بجا لانا چاہیئے۔ بصورت قیام سلام عرض کرنے میں حضور کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے لہٰذا علمائے کرام نے یہ فعل مستحسن قرار دیا۔ امام برزنجی رحمتہ اللہ علیہ عقد جوہر میں ارشاد فرماتے ہیں۔ قد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ و رو یہ فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ مرامہ۔

ائمہ اعلام نے ذکر ولادت کے وقت قیام کو مستحسن سمجھا۔ پس خوشی ہے۔ اس کے واسطے جس کا مقصد و مطمحِ نظر حضور کی تعظیم ہو۔ اس بحث کو بالتفصیل دیکھنا ہو تو اعلیٰ حضرت مولنا

احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ کا رسالہ اقامۃ القیامہ ملاحظہ فرمایئے جو اب تک لاجواب ہے اور جسکے دلائل ساطعہ نے منکرین کی عقلوں کو خیرہ بنا دیا ہے۔

(۴) کھانا یا شیرینی تقسیم کرنا کوئی گناہ نہیں - اس کے متعلق ایک قول شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا لکھتا ہوں - انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں فرماتے ہیں - اخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلۃ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی فی سنۃ من السنین شی اصنع بہ طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمتہ بین الناس فرایتہ صلی اللہ علیہ وسلم و بین یدیہ ہذہ الحمص ابتاشا انتہی - میرے والد ماجد شاہ عبد الرحیم صاحب نے مجھے خبر دی کہ میں ایام میلاد شریف میں کھانا طیار کراتا تھا - ایک سال کچھ فتوحات میسر نہ ہوئے کہ کھانا پکتا - تو میں نے بھونے ہوئے چنے مجلس میلاد میں تقسیم کئے - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور خوش ہیں اور حضور کے ہاتھ میں وہی بھنے ہوئے چنے ہیں - جو میں نے میلاد شریف میں تقسیم کئے تھے - سبحان اللہ یہ ہے برکت میلاد شریف کی -

مثل مشہور ہے "خوئے بدرا بہانہ بسیار" منکرین اپنی عقل سے ایک انار اور چھوڑتے ہیں کہ ولادت تو حضور کی ایک خاص دن میں ہوئی یہ ہر سال بھر اسکا ذکر کرنا کیا اور اسکی خوشی منانا کیسا - استغفراللہ - مسلمان ہو کر اور ایسے کلمات زبان سے نکالتا ہے - ارے او نامراد ہم تو ہر آن ہر وقت حضور کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں - اور خصوصیت سے اس یوم معین میں جب سال میں آتا ہے اور یہ کوئی ممنوع نہیں -

یاد رکھو کہ جب کسی وقت خدا نے کوئی نعمت عطا فرمائی تو اسی وقت میں اسی دن میں دوسرے سال اس نعمت الہیہ کا ذکر حدیثوں سے ثابت ہے - بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ جب حضور مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں - حضور نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس تاریخ میں اللہ تعالے نے فرعون کو ڈبویا تھا اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی تو ہم اللہ تعالے کا شکر ادا کرنے کے لئے ہم روزہ رکھتے ہیں - حضور نے فرمایا ہم زیادہ مستحق ہیں کہ روزہ رکھیں چنانچہ حضور نے صحابہ کو حکم فرمایا تم لوگ بھی روزہ رکھو - اس حدیث

کے بعد علامہ صدرالدین بن عمر شافعی فرماتے ہیں۔ فیستفاد منہ فعل ذلک شکواللہ تعالیٰ

ماحن بہ فی یوم معین من ابرا نعمہ او دفع نقمۃ ولیعاد ذالک فی نظیر ذالک الیوم من

کل سنۃ۔ اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو نعمت عطا فرمائے یا مصیبت

رفع فرمائے تو ہر سال اسی یوم معین میں خوشی منا سکتے ہیں۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نبوت اپنی طرف

سے عقیقہ فرمایا۔ رواہ البیہقی!

حضرت عبدالمطلب نے ولادت کے ساتویں دن حضور کی جانب سے عقیقہ فرمادیا تھا

اور عقیقہ پھر دوبارہ کیا نہیں جاتا اور حضور نے عقیقہ فرمایا تو معلوم ہوا کہ حضور نے اپنے پیدا

ہونے کی خوشی میں خدا کا شکر ادا فرمایا تو اسی طرح ہمارے لئے بھی مستحب ہے کہ حضور کی

ولادت کی ہر سال خوشی منا سکتے ہیں؛

۱۔ یاران طریقت کو لازم ہے کہ وہ براہ کرم رسالے کی اشاعت میں امداد فرمادیں۔

اور صاحبان ذی علم اپنے فیوضات سے یاران طریقت کو مستفید فرمانے کے لئے

مضامین برائے اشاعت ارسال فرمادیں۔

۲۔ کوئی صاحب اس بار عظیم کو اپنے ذمہ لینا چاہے تو رسالے کی ادارت اور

انتظام کو سنبھال سکیں۔

قارئین کرام سے یہ بھی عرض ہے کہ وہ رسالہ ہٰذا کی اشاعت بھی بڑھائیں۔

نعت شریف

دل و جاں ہر کہ بر احمد فدا کرد
مقامش از رفیع و اعلیٰ خدا کرد

خدا از نورِ خود چوں ابتدا کرد
وزاں تخلیق نورِ مصطفیٰ کرد

ز نورش کرد پیدا ہر دو عالم
ملائک انس و جان ارض و سما کرد

دو عالم را منور کرد حسنش
نگاہش خاکیاں را کیمیا کرد

دلم تسخیر کرد آں خوش جمالے
کہ خورشید از رخش اخذ ضیاء کرد

محبت در دلم چوں کرد آغاز
مرا از لذت درد آشنا کرد

قرار من ربود از یک نگاہے
دلم در بے قراری مبتلا کرد

بآں دم کفر و باطل سرنگوں شد
قمر دو نیم چوں شمس الضحیٰ کرد

خوش نگہ کہ چوں بر شمس افتاد
ز قطرہ چشمۂ نور و ضیاء کرد

اخبار

باران رحمت نے امسال تو خریف کو بھی کسی حد تک نقصان ہی پہنچایا ہے۔ اور تا حال فصل ربیع کی بھی خاطر خواہ بجائی نہیں ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں پر رحم فرما دے۔ اور پاکستان اور پاکستانیوں کو پابند احکام اسلام کی استطاعت عطا فرما کر ان کو تمام عالم میں سرفراز فرما دے۔ آمین۔

اعلیٰ حضرت سراج الملت جناب سجادہ نشین صاحب کراچی سے واپس پنجاب آنے والے تھے۔ مگر غلامان اور یاروں کی سرگرم التجاؤں سے مجبور ہو کر سندھ حیدر آباد میں اتر گئے۔ اب آپ نے گوجرہ ہسپتال میں اپنی آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ جو کہ خدا کے فضل و کرم سے کامیاب ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ اور ان کو ہمارے سروں پر تا ابد قائم رکھے۔

عالی جناب حضرت مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی بھی حیدر آباد دکن سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ نے انجمن خدام الصوفیہ کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔

حضرت مولانا الحاج حضرت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب اور پیر سید افضل حسین شاہ صاحب چک ۲۷۹ خورد لائل پور میں رونق افروز ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد آستانہ عالیہ واپس لائے۔

حضرت صاحبزادگان پیر سید انور حسین۔ پیر سید منور حسین۔ پیر سید بشیر حسین پیر اشرف حسین اور مولانا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب آستانہ عالیہ میں تشریف فرما ہیں۔

ارتحال:۔ آہ مولانا محمد قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی اس دار فانی سے چل بسے

نہایت دلی درد و رنج اور کمال اندوہ سے یہ دردناک دل خراش اور جگر دوز خبر درج رسالہ کی جاتی ہے کہ اعلیحضرت امیر ملت سرکار علی پوری کے نہایت ہی مخلص محبوب اور مقبول مرید جناب مولانا الحاج حضرت مولوی حاجی محمد قطب الدین صاحب متوطن بھوانہ تحصیل چنیوٹ جو محمد قطب الدین جھنگوی کے نام سے مشہور تھے۔ چند دن بیمار رہ کر ہم کو داغ جدائی دیکر جنت الفردوس سدھار گئے۔ آپ زاہد عالم باعمل واعظ خوش بیان مناظر بے مثال تھے۔ خدا تعالیٰ کے احکام اور سنت رسول علیہ السلام کے پیروان علمی و عملی کم نظر آتے ہیں۔ اور قوت ایمانی اور دلیری ان کے بیان کرنے والے بھی کم رہ گئے ہیں۔ اس وقت مولانا کا وفات پا جانا اہل اسلام اہل سنت جماعت کے لئے سخت صدمہ ہے۔ دلی دعا ہے کہ مولیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں بہشت بریں میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے اور ان کے صاحبزادہ عالی حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ محمد عبد الرشید صاحب و دیگر ورثاء کو صبر جمیل عطا فرما دے۔